بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَاِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ + عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر اے ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

نمبر ۴۴۹

جلد ۳۸/۷۳ | منگل ۱۸ صفر المظفر ۱۴۰۵ھ ؛ ۱۳ نبوت ۱۳۶۳ ہش ؛ ۱۳ نومبر ۱۹۸۴ء | نمبر ۲۵۸

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۲ نبوت / نومبر حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی ان دنوں لاہور میں بغرض علاج قیام فرما ہیں۔ ڈاکٹرز نے مختلف ٹسٹ لئے ہیں۔ کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ علاج جاری ہے۔ احباب جماعت حضرت سیدہ ممدوحہ کے لئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو شفائے کامل عطا فرمائے اور برکتوں سے معمور طویل عمر عطا فرمائے آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

اللہ کی محبت کا یہ انداز ہونا چاہیئے کہ انسان بغیر اس کے عاشقانہ تصور کے جی نہ سکے

ایسا اطمینان اور سرورِ دل کو محسوس ہو کہ جیسے بچھڑے دوست کے بغلگیر ہونے سے محسوس ہوتا ہے

جب یہ حالت ہو تب شکر کرو کہ یہی اللہ کے قرب کا انتہائی مقام ہے جس کا نام لقا رکھا گیا ہے:

"جبکہ انسان خلق اور ہوا اور ارادہ سے بکلی خالی ہو کر فنا کی حالت کو پہنچ گیا تو اس حالت کے راسخ ہونے کے ساتھ ہی بقا کا درجہ شروع ہو جاتا ہے ..... پھر جب یہ بقا کی حالت بخوبی استحکام پکڑ جائے اور سالک کے رگ و ریشہ میں داخل ہو جائے اور اس کا جزوِ وجود بن جائے اور ایک نور آسمان سے اترتا ہوا دکھائی دے جس کے نازل ہونے کے ساتھ ہی تمام پردے دور ہو جائیں اور نہایت لطیف اور شیریں اور حلاوت سے ملی ہوئی ایک محبت دل میں پیدا ہو جو پہلے نہیں تھی اور ایک ایسی خنکی اور اطمینان اور سکینت اور سرورِ دل کو محسوس ہو کہ جیسے ایک نہایت پیارے دوست مدت کے بچھڑے ہوئے کی یک دفعہ ملنے اور بغلگیر ہونے سے محسوس ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ کے روشن اور لذیذ اور مبارک اور سرور بخش اور فصیح اور معطر اور مبشرانہ کلمات اٹھتے اور بیٹھتے اور سوتے اور جاگتے اس طرح پر نازل ہونے شروع ہو جائیں کہ جیسے ایک ٹھنڈی اور دل کش اور پرخوشبو ہوا ایک گلزار پر گزر کر آتی اور صبح کے وقت چلنی شروع ہوتی اور اپنے ساتھ ایک سکر اور سرور لاتی ہے۔ اور انسان خدا تعالیٰ کی طرف ایسا کھینچا جائے کہ بغیر اس کی محبت اور عاشقانہ تصور کے جی نہ سکے اور نہ یہ کہ مال اور جان اور عزت اور اولاد اور جو کچھ اس کا ہے قربان کرنے کے لئے تیار ہو بلکہ اپنے دل میں قربان کر ہی چکا ہو اور ایسی ایک زبردست کشش سے کھینچا گیا ہو جو نہیں جانتا کہ اسے کیا ہو گیا اور نورانیت کا بشدت اپنے اندر انتشار پاوے جیسا کہ دن چڑھا ہوا ہوتا ہے اور صدق اور محبت اور وفا کی نہریں بڑے زور سے چلتی ہوئی اپنے اندر مشاہدہ کرے اور لمحہ بہ لمحہ ایسا احساس کرتا ہو کہ گویا خدا تعالیٰ اس کے قلب پر اترا ہوا ہے۔ جب یہ حالت اپنی تمام علامتوں کے ساتھ محسوس ہو تب خوشی کرو اور محبوبِ حقیقی کا شکر بجا لاؤ کہ یہی وہ انتہائی مقام ہے جس کا نام لقا رکھا گیا۔"

(روحانی خزائن جلد پنجم صفحہ ۶۹ تا ۷۱)

○ عزیزم محمد الیاس صاحب منیر مربی ساہیوال نے اپنی اور اپنے چھ ساتھیوں کی طرف سے سب دوستوں کی خدمت میں السلام علیکم بھجوایا ہے نیز کہا ہے کہ سب دوست ہمارے بارے میں تسلی رکھیں اور ہمیں اپنی نیم شبانہ دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(محمد اسماعیل منیر واقف زندگی۔ ربوہ)

• میری بیٹی عزیزہ طاہرہ بشریٰ صاحبہ اہلیہ میر عبدالباسط صاحب مربی سلسلہ جو عرصہ دس ماہ سے بیمار تھی اور حالت تشویشناک ہو چکی تھی۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر ہے اگرچہ ابھی پوری صحت نہیں لیکن تکلیف بہت حد تک کم ہو گئی ہے اور طبیعت صحتیابی کی طرف مائل ہے۔ الحمد للہ۔ احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ اپنی دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں تا مولیٰ کریم اپنے فضل سے عزیزہ کو جلد از جلد کامل شفا عطا کر کے طویل بابرکت زندگی سے نوازے آمین۔

(فتح محمد خان - دارالنصر غربی ربوہ)

• میرے سسر محترم سید اعجاز احمد شاہ صاحب انسپکٹر نظارت مال بلڈ پریشر اچانک بڑھ جانے کی وجہ سے سیالکوٹ میں بیمار ہو گئے۔ آجکل اپنے بیٹے عزیزم سید اقبال احمد کے پاس اسلام آباد میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس خادم سلسلہ کو صحت دے اور عمر دراز عطا کرے آمین۔

(مبشر احمد ابن چوہدری محمد اسحاق صاحب مرحوم۔ لاہور)

• خاکسار کی اہلیہ صاحبہ (ہمشیرہ محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت) ایک لمبے عرصہ سے بعارضہ اعصابی کمزوری صاحب فراش ہیں آجکل کمزوری بہت ہو گئی ہے اور پریشانی ہے۔ خاندانِ حضرت مسیح موعود اور جملہ احباب کرام سے دردِ دل سے درخواست ہے کہ اہلیہ محترمہ کی صحتیابی کے لیے دعا کریں۔ (ناصر احمد ظفر گارڈ ریلوے کالونی)

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ

پبلشر: مسعود احمد، طابع: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت روزنامہ الفضل، دارالرحمت غربی ربوہ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ

۱۸ صفر ۱۴۰۵ھ
۱۳ نبوت ۱۳۶۳ ہش

دُنیا میں پھیلی ہوئی ایک بہت بڑی گمراہی

ایک بہت بڑی گمراہی جو دنیا کے اکثر حصوں میں پھیلی ہوئی ہے غیر اللہ کی طرف رجوع ہے۔ غیر اللہ کی طرف رجوع انسان کو خدا تعالیٰ سے غافل کر کے گناہوں میں ملوّث کر دیتا ہے۔ غیر اللہ کی طرف رجوع کرنے والے گناہوں میں ایسے ملوّث ہوتے ہیں کہ نیکی کی طرف لوٹنا ان کے لئے ممکن نہیں رہتا۔ وہ ہدایت کے دروازے اپنے اوپر بند کر لیتے ہیں۔ غیر اللہ کی طرف رجوع کا ایک سبب یہ بھی ہوتا ہے کہ ایسے لوگ دنیا اور اس کی لذتوں کو چھوڑنا نہیں چاہتے وہ غیر اللہ کی طرف اس لئے رجوع کرتے ہیں کہ اس طرح انکے گمان کے بموجب دنیا اور اس کی لذتوں کو ترک کئے بغیر نجات کے آسان طریقے ہاتھ آجاتے ہیں۔

مثال کے طور پر ہندوؤں نے جو بتوں کی پرستش کرتے ہیں یہ گمان کر رکھا ہے کہ جو جی میں آئے کرتے پھرو کبھی کبھار یا خاص موقعوں پر گنگا اشنان کرنے سے سارے گناہ دُھل جاتے ہیں اور مکتی نصیب ہو جاتی ہے۔ اسی طرح عیسائیوں نے مسیح کو خدا کا بیٹا اور خدا کی خدائی میں شریک قرار دے کر یہ عقیدہ اپنایا ہوا ہے کہ مسیح نے صلیب پر جان دے کر نوع انسان کے تمام اگلے پچھلے گناہوں کا کفارہ ادا کر دیا ہے۔ جب گناہوں کا کفارہ ادا ہو گیا تو پھر نیک اعمال بجا لانے اور مجاہدات کے ذریعہ تزکیہ نفس حاصل کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ ایسے لوگوں کو کیا پڑی ہے کہ وہ نیک اعمال بجا لائیں۔

اس سے ظاہر ہے کہ غیر اللہ کی طرف رجوع کرنے سے گناہوں پر دلیری پیدا ہوتی ہے۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ غیر اللہ کی طرف رجوع کرنے کی ہلاکت آفرینی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"نبی کیوں معصوم ہوتے ہیں اس کا یہی جواب ہے کہ وہ استغراق محبتِ الٰہی کی وجہ سے معصوم ہوتے ہیں۔ مجھے حیرت ہوتی ہے جب ان قوموں کو دیکھتا ہوں جو شرک میں مبتلا ہیں جیسے ہندو جو قسم قسم کے اصنام کی پرستش کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ انہوں نے مرد اور عورت کے اعضائے مخصوصہ کی پرستش بھی جائز کر رکھی ہے۔ اور ایسا ہی وہ لوگ جو ..... یسوع مسیح کی پرستش کرتے ہیں۔ اس قسم کے لوگ مختلف صورتوں سے حصولِ نجات اور مکتی کے قائل ہیں۔ مثلاً اوّل الذکر یعنی ہندو گنگا اشنان اور تیرتھ یاترا اور ایسے ایسے کفاروں سے گناہ سے موکش چاہتے ہیں اور عیسائی مسیح کے خون کو اپنے گناہوں کا فدیہ قرار دیتے ہیں۔ مگر میں کہتا ہوں جب تک نفس گناہ موجود ہے۔ وہ بیرونی صفائی اور خارجی معتقدات سے راحت یا اطمینان کا ذریعہ کیونکر پا سکتے ہیں۔ جب تک اندر کی صفائی اور باطنی تطہیر نہیں ہوتی ناممکن ہے کہ انسان سچی پاکیزگی و طہارت جو انسان کو نجات سے ملتی ہے پا سکے۔ ہاں اس سے ایک سبق لو۔ دیکھو جس طرح سے بدن کی میل اور بدبو بدوں صفائی کے دور نہیں ہو سکتی اور جسم کو آنے والے خطرناک امراض سے بچا نہیں سکتی۔ اسی طرح پر روحانی کدورت اور میل جو دل پر ناپاکیوں اور قسم قسم کی بے باکیوں سے جم جاتی ہے دور نہیں ہو سکتی۔ جب تک توبہ کا مصفّا اور پاک پانی نہ دھو ڈالے۔ جسمانی سلسلہ میں ایک فلسفہ جس طرح موجود ہے اسی طرح پر روحانی سلسلہ میں ایک فلسفہ رکھا ہوا ہے۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو اس پر غور کرتے ہیں اور سوچتے ہیں۔

میں اس مقام پر یہ بات بھی جتلانا چاہتا ہوں کہ گناہ کیونکر پیدا ہوتا ہے؟ اس سوال کا جواب عام فہم الفاظ میں یہی ہے کہ جب غیر اللہ کی محبت انسانی دل پر مستولی ہوتی ہے۔ تو وہ اس مصفّا آئینہ پر ایک زنگ سا پیدا کرتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ رفتہ رفتہ بالکل تاریک ہو جاتا ہے اور غیریت اپنا گھر کر کے اُسے خدا تعالیٰ سے دُور کر ڈالتی ہے اور یہی شرک کی جڑ ہے۔"

(بدر ۲۱ جون ۱۹۰۶ء)

الغرض غیر اللہ کی طرف رجوع بہت بڑی گمراہی ہے۔ جب انسان خدا سے منہ موڑ کر غیر اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے تو وہ دنیا اور اس کی زینتوں کا دلدادہ ہو کر گناہوں کی دلدل میں دھنستا چلا جاتا ہے اور روحانی طور پر ہلاک ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ گناہوں سے بچانے والی ایک ہی چیز ہے وہ یہ کہ انسان ہر طرف سے منہ موڑ کر خدا تعالیٰ کی طرف منقطع ہو جائے اور اسی کا ہو کر زندگی گزارے۔ اس کے احکام کی صدق دل سے پیروی کر کے اُسے راضی کرنے کی کوشش کرے یہی وہ راہ ہے جس سے نفس کا تزکیہ ہوتا ہے اور انسان نفس اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہو جاتا ہے اور بالطبع خدا کی راہوں سے محبت کرنے لگتا ہے۔ بدوں اس کے کوئی شخص نجات نہیں پا سکتا۔ نفس کی پاکیزگی کے لئے سب سے اول اور مقدم چیز نماز ہے۔ جب انسان نماز اس کی جملہ شرائط کے ساتھ ادا کرنے کا عادی ہو جاتا ہے تو طبعاً گناہوں سے نفرت کرنے لگتا ہے اور ذوق و شوق سے نیکیاں بجا لا کر خدا تعالیٰ کی امان میں آجاتا ہے۔

اِدھر سے عشق کا اک کارواں گزرا ہے

جدھر جدھر سے دلِ ناتواں گزرا ہے
جلو میں لے کے زمانے کی شان گزرا ہے

یہ کس کی نظرِ کرم ہے کہ میری نظروں سے
نئی زمین نئے آسمان گزرا ہے

تڑپ رہے ہیں جبیں میں ہزار ہا سجدے
کہ ذہن سے وہی پھر آستان گزرا ہے

وفا و عشق کے ابواب تو کھلے ہمدم
ادائے خاص سے وہ دلستان گزرا ہے

بتا رہے ہیں کفِ پا کے کچھ مٹے آثار
اِدھر سے عشق کا اک کارواں گزرا ہے

وہ کہکشاں کہ ہے جس سے عشق کی معراج
نظر سے میری وہی کہکشاں گزرا ہے

چمک سی ہو گئی پیدا ہے چشمِ حیراں میں
کہ چشمِ شوق سے پھر وہ جواں گزرا ہے

حسین یادوں کے پھر جگمگا اٹھے ہیں دیئے
تصورات سے دارالاماں گزرا ہے

حضورِ حسن مرا باریاب ہو جانا
کسی پہ شاق بہت میری جان گزرا ہے

کسی کی نظرِ تلطّف کا فیض ہے محمود
کٹھن وگرنہ بہت امتحان گزرا ہے

(مرزا محمود احمد دارالصدر غربی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعثتِ نبوی کا ایک مقصد

حقیقی پرامن معاشرہ کا قیام

(قسط اوّل)

(مکرم سراج الحق قریشی صاحب - ربوہ)

دین حنیف اللہ تعالیٰ کا وہ پسندیدہ، آخری اور مکمل دین ہے جو دنیا کے تمام انسانوں کی خواہ وہ دنیا کے کسی بھی ملک، علاقہ یا خطہ اور کسی بھی قوم رنگ یا نسل سے تعلق رکھتے ہوں۔ ان کا تعلق زمانہ حال سے ہو یا قیامت تک کے مختلف زمانوں یعنی عالمین سے ہو، سب کی رشد و ہدایت اور فلاح و بہبود کے لیے آیا ہے۔ اور اس کی حسین اور اکمل ترین و اعلیٰ ترین عالمگیر تعلیم کا ایک اہم اور بنیادی مقصد انسانوں کو اَسْفَلَ سَافِلِیْنَ یعنی قعر مذلت کی پستیوں سے اٹھا کر اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ، یعنی انسانیت کی حقیقی اور بلند ترین معراج تک پہنچانا اور حقیقی معنوں میں اشرف المخلوقات بنا کر خدا تعالیٰ کی صفات کا مظہر بنانا ہے جسے دینی اصطلاح میں خدانما انسان کہتے ہیں۔

معاشرت یا اجتماعی زندگی انسانی فطرت کا خاصہ ہے۔ اور دینِ فطرت اور دینِ امن و سلامتی کی احسن ترین تعلیمات اور حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا مقصد ساری دنیا کے انسانوں کو ہر قسم کے قومی - مذہبی، علاقائی - لسانی اور رنگ و نسل کے امتیازات مٹا کر ایک پُرامن حقیقی اور خالص دینی معاشرہ میں ڈھالنا ہے۔ یعنی ایک ایسا عالمگیر انسانی معاشرہ جس کے تمام افراد ایمان و عمل کے لحاظ سے توحید کے علمبردار ہونے کے ساتھ ساتھ اجتماعی اور معاشرتی رنگ میں وحدت انسانی کا نقشہ پیش کر رہے ہوں۔ سب ایک دوسرے کے بھائی۔ ایک دوسرے کے ہمدرد، ایک دوسرے کے مونس و غمخوار ایک دوسرے سے محبت کرنے والے اور ایک دوسرے کی خدمت کرنے والے ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس باہمی محبت و اخوت اور باہمی ہمدردی پر مشتمل حسین معاشرے کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچا ہے۔ آپؐ فرماتے ہیں:-

"تَرَی الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ کَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَکٰی عُضْوٌ تَدَاعٰی لَهٗ سَائِرُ جَسَدِهٖ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰی"

(بخاری کتاب الادب)

"یعنی تم ایمان والوں کو آپس میں ایک دوسرے کیساتھ رحم کرنے، ایک دوسرے کے ساتھ محبت کرنے اور ایک دوسرے کے ساتھ نرمی اور مہربانی کرنے میں ایک جسم کی طرح پاؤ گے۔ جب اس کا ایک عضو تکلیف محسوس کرتا ہے تو سارا جسم بیداری اور بخار کے ساتھ تڑپ اٹھتا ہے۔"

بعثت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت ساری دنیا "ظَهَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ" کا نقشہ پیش کر رہی تھی۔ اور بنی نوع انسان مختلف مذاہب، مختلف رنگوں - مختلف نسلوں، مختلف قوموں اور مختلف علاقوں میں تقسیم ہو چکے تھے۔ مذاہب کی ایک ہی روح کے علمبردار ہونے کے باوجود، سب ایک دوسرے کے مخالف ایک دوسرے کے دشمن بن چکے تھے۔ اور اپنی حقیقی تعلیم کے معدوم ہو جانے کی بناء پر جادۂ حق سے ہٹ چکے تھے۔ انسان کہیں سیاہ و سفید اور سُرخ رنگ کے امتیازات کے نتیجہ میں ایک دوسرے سے نفرت و حقارت کا سلوک کر رہا تھا اور کہیں عربی و عجمی، امیر و غریب، آقا و غلام، ذات پات اور نسلی امتیازات کی قہر سامانیوں کے نتیجہ میں خون ریز جنگوں کے لامتناہی سلسلہ میں پھنس کر انسانیت کی تذلیل اور تباہی کے درپے تھا۔ بعثتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل کی اس تباہ کن خطرناک حالت کو جس میں نوع انسانی مبتلا تھی قرآن کریم نے "جہنم کے گڑھے" سے تشبیہ دی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

"وَاذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ اِذْ کُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا وَکُنْتُمْ عَلٰی شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَکُمْ مِّنْهَا" (آل عمران: ۱۰۴)

ترجمہ: "اور تم اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کو یاد کرو جو اس نے تم پر کی جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ پس پھر اس نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی، پس تم اس کی نعمت کے ساتھ بھائی بھائی بن گئے۔ اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے۔ پس اس نے تم کو اس سے بچا لیا۔"

چنانچہ اس المناک اور خطرناک تباہی کے وقت رحمت خداوندی اپنی مخلوق کے لیے جوش میں آئی اور اللہ تعالیٰ نے محسن انسانیت محسن اعظم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نسلِ انسانی کو تباہی سے بچانے کی خاطر رحمۃ للعٰلمین بنا کر مبعوث فرمایا۔ اور آپؐ نے جہنم کے کنارے پر کھڑی دنیا کو قرآن کریم کی نہایت ہی پیاری اور شیریں تعلیم کے ذریعے امن و سلامتی کی جنت کی طرف بلایا۔ آپؐ نے نوع انسانی کو ایک ایسے دین اور ایک ایسے معاشرہ کی طرف دعوت دی جس میں سب انسان بلا امتیاز رنگ و نسل، قوم و علاقہ، حقوق کے لحاظ سے برابر، معزز اور قابل احترام تھے۔ نہ کوئی علاقائی تقسیم تھی اور نہ کوئی نسلی امتیاز و تفریق۔ آپؐ نے ایک انوکھا دین اور ایک عجیب معاشرہ دنیا کے انسانوں کے سامنے پیش فرمایا جو سب مذاہب سے منفرد، ممتاز اور اعلیٰ تھا۔ آپؐ نے ایک ایسی تعلیم پیش کی جو نہ تو دیگر مذاہب کے پاس تھی اور نہ ہی فلاسفروں کے ذہن میں تھی۔ البتہ وہ فطرتِ انسانی کی آواز تھی جو انسانوں کو انسانیت کی طرف بلا رہی تھی۔ وہ تعلیم اس حقیقی روح پر مشتمل تھی جس کی فطرت صحیحہ صدیوں سے محتاج اور متلاشی تھی۔ اس میں انسان کے لیے حقیقی ذہنی اور قلبی سکون بھی تھا اور جسمانی اور روحانی امن بھی۔

بے شک بعثت نبویؐ کے وقت یہودیت عیسائیت، ہندومت، بدھ مت اور مذہب زرتشت جیسے بڑے بڑے مذاہب دنیا میں موجود تھے۔ لیکن یہ تمام مذاہب اپنی محرّف و مبدل اور ناقص تعلیمات کی بدولت اپنی افادیت کھو چکے تھے۔ اور انسانی فلاح و بہبود میں ناکام ثابت ہو رہے تھے۔ یہ تمام مذاہب قومی یا علاقائی مذہب تھے۔ ان میں سے کوئی بھی مذہب عالمگیر مذہب نہ تھا۔ یہ سب مذاہب توحید سے خالی تھے۔ صرف یہودیت دنیا کے سامنے ایک قومی خدا یعنی بنی اسرائیل کے خدا کا تصور پیش کر رہی تھی۔ اس کی اصل تعلیم مرورِ زمانہ کے ساتھ اور یہودی علماء کی ظالمانہ اور خود غرضانہ تحریفات کے باعث بدل چکی تھی عیسائیت اقنوم ثلاثہ یعنی تین خداؤں کے تصور کے نتیجہ میں توحید الٰہی سے دور جا چکی تھی۔ شریعت جس کا نزول ہدایت اور نعمت کے طور پر ہوا تھا، عیسائیت اسے نعوذ باللہ لعنت قرار دے کر اس سے چھٹکارہ حاصل کر چکی تھی۔ اور کفارہ اور نجات کے خود ساختہ عقائد و نظریات نے خود حضرت مسیح علیہ السلام کی تعلیمات کو مسخ کر کے رکھ دیا تھا۔ علاوہ ازیں عیسائیت بھی یہودیت کی طرح صرف بنی اسرائیل کی فلاح کی دعویدار تھی۔ ہندو مذہب نے دنیا کے کروڑوں انسانوں کو ذات پات کی تحقیر آمیز تفریق اور تقسیم میں جکڑ رکھا تھا توحید کا تصور ہندو مذہب میں تلاش کرنا ناممکن تھا۔ ویدوں کی تعلیمات عقل انسانی سے بعید تر ہونے کے ساتھ ساتھ شرف انسانی کی نفی کر رہی تھیں۔ جونی چکر اور آواگون کے نظریات و تصورات نے انسانی نجات کی تمام راہیں اور فلاح کے تمام دروازے ہمیشہ کے لیے انسانوں پر بند کر دیئے تھے۔ یہی صورتحال زرتشت مذہب، بدھ مذہب اور مشرق بعید میں پائے جانے والے دیگر مذاہب کی تھی خواہ ان کا تعلق چین سے ہو یا جاپان سے یا کسی اور ملک یا خطہ سے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنی نوع انسان کے لیے امن و سلامتی اور فلاح و نجات کی ایک ایسی تعلیم لے کر آئے جس کی روح اور اصل توحید الٰہی اور وحدتِ انسانی تھی اور اس تعلیم کے قیام کا مقصد وحید تمام انسانوں کو "وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا" (آل عمران ۱۰۴) کے مطابق توحید الٰہی اور وحدت کی لڑی میں پرو کر ایک پُرامن عالمگیر معاشرہ کی صورت میں اکٹھا کرنا تھا۔ اس مقصد کے لیے ضروری تھا کہ نوع انسانی کے سامنے خدائے واحد و یگانہ کا حقیقی تصور پیش کیا جائے جو تمام مذاہب کے پیش کردہ تصورات سے اعلیٰ و ارفع ہو۔ ایک ایسے دین کو پیش کیا جائے جو تمام ادیان سابقہ سے ممتاز اور دنیا کے تمام انسانوں کے لیے ایک کامل اور مکمل، عالمگیر اور ہمہ گیر تعلیم کا حامل ہو۔ اور ایک ایسی شریعت اور دستور حیات کو پیش کیا جائے جو تمام انسانوں کی حاجات اور ضروریات پر حاوی ہو اور ہر زمانے اور ہر علاقے کے انسانوں کی رشد و ہدایت اور فلاح و نجات کے سامان پیدا کر سکے۔ جس کی مخاطب کوئی خاص قوم، علاقہ یا نسل نہ ہو بلکہ ساری دنیا کے انسان ہوں تاکہ ان تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کے نتیجہ میں وحدت انسانی پر مشتمل خاص دینی معاشرہ کا قیام عمل میں آ سکے۔

توحید الٰہی - یعنی خالق واحد اور رب الناس کا تصوّر:-

مذہب کی روح خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ وہ خدا جو واحد اور لاشریک ہے جو نور السمٰوٰت والارض ہے۔ جو حیّ و قیوم ہے۔ جو خالق و مالک ہے جو ربّ الناس ہے جو ملک الناس ہے اور جو اِلٰہ الناس ہے۔ بعثت نبویؐ سے قبل جتنے مذاہب بھی تھے ان میں سے کسی مذہب میں بھی توحید الٰہی کا خاص اور حقیقی تصور نہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نوع انسانی کے سامنے توحید الٰہی کا حقیقی تصور پیش کیا اور وحدت انسانی پر مشتمل معاشرہ کی تشکیل کے لیے بنی نوع انسان کے سامنے یہ نظریہ پیش کیا کہ دنیا کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمام موجود، پہلے اور بعد میں قیامت تک آنے والے انسانوں کا خالق، مالک اور رب ایک ہے جو رب النّاس بھی ہے اور رب العالمین بھی ہے چنانچہ فرمایا:۔

"قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝"

(سورۃ الاخلاص)

"تو کہہ کہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس نے کسی کو جنا ہے اور نہ وہ جنا گیا ہے اور اس کا کوئی بھی ہمسر نہیں ہو سکتا۔"

اسی طرح فرمایا:۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ النَّاسِ ۝

(سورۃ الناس)

"تو کہہ میں تمام انسانوں کے رب سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ جو تمام انسانوں کا بادشاہ ہے اور تمام انسانوں کا معبود ہے۔"

اسی طرح فرمایا:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

(سورۃ الفاتحہ)

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ توحید الٰہی یعنی

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

کا یہ حقیقی تصور دنیا کے دوسرے مذاہب میں تلاش کرنا سعی لاحاصل ہے۔ ان میں اوّل تو ایک خدا کا تصور ہی نہیں ملے گا۔ اور اگر ملے گا بھی تو رب النّاس کی بجائے رب بنی اسرائیل کی طرح محض ایک قومی خدا کا تصور یا پھر عیسائیت کے اقنوم ثلاثہ پر مشتمل خدا کا مشرکانہ اور ظالمانہ تصور۔ اور یا پھر مٹی، پتھروں۔ لکڑی اور دھاتوں سے بنے ہوئے ایسے بے جان اور مردہ بتوں کا تصور جن کی خدا تعالیٰ کی واحد و یگانہ اور حیّ و قیوم ذات سبحانہٗ وتعالیٰ سے دور کا بھی کوئی تعلق نہ ہو۔ یہ شرف اور فضیلت صرف اور صرف دینِ حق کو حاصل ہے کہ اس نے ایک زندہ خدائے واحد کا تصور پیش کیا جو ہر قسم کے شرک سے پاک اور صاف ہے اور جو تمام مخلوقات کا خالق مالک۔ رب اور معبود ہے۔

حقیقی دینی معاشرہ کی تشکیل کے لیے ضروری تھا کہ بنی نوع انسان کے سامنے خدا تعالیٰ کے رب الناس اور رب العالمین کے تصور کو پیش کیا جائے تاکہ توحید پر ایمان لانے کے نتیجہ میں نوع انسانی وحدت کا رنگ اختیار کر لے۔

تخلیق انسانی کی اصل غرض اور مقصد

قرآن کریم نے بنی نوع انسان کے سامنے یہ تعلیم بھی بڑے شد و مد کے ساتھ پیش فرمائی ہے کہ کائنات ارضی و سماوی کی تمام اشیاء اور تمام مخلوقات خدائے واحد و یگانہ کی پیدا کردہ ہیں اور یہ تمام مخلوقات اور اشیاء انسان کی خادم اور انسان کے فائدہ کے لیے پیدا کی گئی ہیں اور انسان اپنی تخلیق اور خداداد استعدادوں کے لحاظ سے، باقی تمام مخلوقات میں سے ممتاز اور اعلیٰ و اشرف ہے جسے خدا تعالیٰ نے

"لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ" (التین: ۴)

کے فرمان کے مطابق اشرف المخلوقات اور اپنی تخلیق کا شاہکار قرار دیا ہے۔

قرآن کریم کو یہ فضیلت بھی حاصل ہے کہ اس نے دوسری کتب شریعت کی نسبت انتہائی واضح رنگ میں تخلیق انسانی کے مقصد اور غرض و غایت کو بیان کیا ہے۔ اشرف المخلوقات ہونے کے لحاظ سے لازمی ہے کہ انسانی تخلیق کی غرض و غایت باقی تمام مخلوقات سے ممتاز اور اعلیٰ ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے تخلیق انسانی کی غرض یوں بیان فرمائی ہے

فرماتا ہے:۔

(۱) وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝ (الذاریات: ۵۶)

اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کے لیے ہی پیدا کیا ہے۔

(۲) يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝

(البقرہ آیت: ۲۱)

اے لوگو اپنے اس رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں بھی اور انہیں بھی جو تم سے پہلے گزرے ہیں پیدا کیا ہے تاکہ تم ہر قسم کی آفات سے بچو۔

(۳) اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ۝

(المومنون ۱۱۵)

کیا تم یہ سمجھ رکھتے ہو کہ ہم نے تم کو بغیر کسی مقصد کے پیدا کیا ہے! اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹائے نہیں جاؤ گے۔

قرآن کریم کی ان آیات سے دنیا کے پہلے انسان سے لیکر قیامت تک کے انسانوں کی تخلیق کی غرض و غایت واضح ہو جاتی ہے اور وہ ہے عبادت الٰہی اور رجوع الی اللہ اور عبادت الٰہی کا اصل مقصد یہ ہے کہ خدائے واحد و یگانہ اور خالق و مالک کے حقیقی عبد اور اس کے کامل مطیع و فرمانبردار بن کر، اس کے ساتھ کامل تعلق پیدا کر کے اس کی صفات کا مظہر بنا جائے جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰهِ" کے الفاظ میں بیان کیا ہے اور قرآن کریم نے "صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً" (سورۃ البقرہ) میں بیان فرمایا ہے۔

چنانچہ حدیث قدسی سے بھی اس مقام کی تشریح ہو جاتی ہے جو عبادت کے ذریعہ انسان کو خدا تعالیٰ کے ساتھ ایک کامل تعلق کی صورت میں حاصل ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

"وَمَا تَقَرَّبَ اِلَيَّ عَبْدِيْ بِشَيْءٍ اَحَبَّ اِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُهٗ عَلَيْهِ وَلَا يَزَالُ عَبْدِيْ يَتَقَرَّبُ اِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى اُحِبَّهٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِيْ يَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِيْ يُبْصِرُ بِهٖ وَيَدَهُ الَّذِيْ يَبْطِشُ بِهَا وَلَئِنْ سَاَلَنِيْ لَاُعْطِيَنَّهٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِيْ لَاُعِيْذَنَّهٗ" (صحیح بخاری)

ترجمہ:۔ اور میرا بندہ میرے ان محبوب ترین فرائض کے ساتھ جو میں نے اس پر فرض کیے ہیں میرا قرب حاصل کر لیتا ہے۔ اور وہ نوافل کے ذریعہ سے میرے اتنا قریب آ جاتا ہے (مقرب بن جاتا ہے) کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں پس جب میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں تو میں اس کے وہ کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور میں اس کی وہ آنکھیں بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور میں اس کے وہ ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے۔ اور اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے دیتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے پناہ طلب کرتا ہے تو میں اس کو پناہ دیتا ہوں۔"

عبادت کے ذریعہ سے حاصل ہونے والا یہ وہ کامل تعلق ہے جسے تعلق باللہ۔ لقاء الٰہی اور صوفیاء کی اصطلاح میں فنا فی اللہ کا مقام کہا جاتا ہے۔ اس مقام پر انسان خدا تعالیٰ کی صفات کا مظہر بن جاتا ہے

خدا تعالیٰ نے اس مقام کو حاصل کر لینے والے اپنے بندوں کے بارے میں ہی فرمایا ہے۔ "مَنْ عَادٰى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ" (حدیث قدسی۔ صحیح بخاری)

انبیاء علیہم السلام کی بعثت

انسان ظلّی طور پر صفاتِ الٰہیہ کا حامل ہے اور حضرت آدم علیہ السلام انسانیت کے پہلے مظہر کامل تھے۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے خلیفۃ اللہ قرار دیا ہے۔ آپ کو دوسرے انسانوں کو اپنے نقشِ قدم پر چلانے کے لیے بھیجا گیا تھا۔ اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان میں اپنی صفات کو اپنانے اور خدا تعالیٰ کی صفات کو اپنے اندر پیدا کرنے کی صلاحیت رکھی ہے

سب انبیاء علیہم السلام انسانوں میں سے ایک برگزیدہ اور خدا تعالیٰ کے محبوب انسان تھے اور سب ہی خلیفۃ اللہ بھی تھے اور صفات الٰہیہ کے مظہر بھی اور ان کی بعثت کا مقصد اپنی قوموں، اپنے علاقوں اور اپنے زمانہ کے انسانوں کی روحانی اور اخلاقی تربیت کرنا تھا تاکہ وہ خدا تعالیٰ کی ذات کو پہچان کر اپنے اپنے دائرہ استعداد میں بروزی طور پر اس کی صفات کے مظہر بن کر اپنی تخلیق کے اصل مقصد کو حاصل کر سکیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل مبعوث ہونے والے تمام انبیاء علیہم السلام جن کی تعداد احادیث میں ایک لاکھ چوبیس ہزار کے قریب بیان ہوئی ہے خاص قوموں۔ خاص علاقوں، خاص نسلوں اور خاص زمانوں کے انسانوں کی فلاح اور رہنمائی کے لیے مبعوث ہوئے۔ نہ ان کی تعلیم عالمگیر تھی نہ ہمہ گیر اور نہ انہوں نے تمام دنیا کے انسانوں کو مخاطب کیا۔ کیونکہ ان کا مقصد بعثت تو اپنے زمانہ کے انسانوں کی استعدادوں کو درجہ بدرجہ ترقی کی جانب گامزن کرنا تھا۔ اور ان کی تربیت کر کے ان کو شریعت حقہ اور کامل کے قبول ہونے کے قابل بنانا تھا۔

حضرت خاتم الانبیاء رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت

فخر کائنات سیدنا حضرت نبی آخر الزمان خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء علیہم السلام پر یہ فضیلت اور امتیاز حاصل ہے کہ آپ ساری دنیا کے انسانوں۔ اور تمام زمانوں کے انسانوں کے لیے نبی اور رسول بنا کر مبعوث کیے گئے۔ آپ ساری دنیا کے لیے آئے اور آپ نے تمام انسانوں کو دین حق کی طرف بلایا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

(۱) وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا

(السبا: ۲۹)

اور ہم نے تجھ کو تمام بنی نوع انسان کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے جو مومنوں کو خوشخبری دینے اور کافروں کو ہوشیار کرتا ہے

۲۔ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا ۝

(الاعراف: ۱۵۹)

کہو کہ اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔

رحمۃ للعالمین کا خطاب اور کافۃ للناس کا منصب ایک ایسی منفرد خصوصیت ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے صرف اور صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوئی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صفاتِ باری تعالیٰ کے مظہر اتم تھے۔ آپ کی بعثت سے قبل ساری دنیا جہالت کی انتہاء تاریکیوں میں پڑی ہوئی تھی۔ انسان جادۂ حق سے ہٹ چکا تھا۔ اور خدا

(باقی ص ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک تاریخی واقعہ

مکرم محمد اشرف کاہلوں صاحب
دھیرو کے

جب سے رشد و ہدایت کا سلسلہ شروع ہوا ہے۔ ایک قوت اپنی پوری ظاہری و مادی طاقت کے ساتھ اس سلسلہ کو معدوم کرنے میں سرگرم عمل ہے لیکن بموجب وعدہ الٰہی غلبہ ہمیشہ حق کو ہوا ہے اور اسی سے وابستہ رہے گا۔ کیونکہ یہ فیصلہ شدہ بات ہے جیسا کہ ارشاد ربانی ہے۔

اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۔ (المجادلہ)

"(اور) سن رکھو کہ اللہ کا گروہ ہی کامیاب ہوا کرتا ہے"

اگر معاملہ اس کے برعکس ہوتا تو سالکوں کی منازلِ معرفت طے نہ ہوتیں۔ راہ حق میں جان دینے والوں سے تاریخ کے اوراق روشن نہ ہوتے۔ خدا کے حضور قربانیاں پیش کرنے والوں کی ہمتیں جواب دے جاتیں۔ ان قربانیوں سے تابناک ابواب تاریخ مرتب نہ ہوتے، عابد و زاہد کی عبادت و ریاضت بے ذوق ہوتی معرفتِ حقہ کی جستجو محض لاحاصل شے قرار پاتی اور "مقام عبودیت" سے انسان محروم رہتا۔ عالم روحانیت کا پُر بہار گلشن اسی وعدہ الٰہی کا مرہون منت ہے۔ قرآن مجید میں "حزب اللہ" کے مقابل "حزب شیطان" کو رکھا گیا ہے۔ کیونکہ ظہورِ حق کے وقت دو قوتیں ابھرتی ہیں۔ ایک حق کا ساتھ دینے والی قوت جو ابتداء میں کمزور نظر آتی ہے اس کی کمزوری کو کونپل سے مثال دے سکتے ہیں۔ دوسری بدی کا ساتھ دینے والی قوت جو پورے مادی وسائل سے مالا مال ہوتی ہے اور بادی النظر میں غالب اور طاقتور ہوتی ہے اور زوال پذیر معلوم نہیں ہوتی۔ لیکن حقیقت میں دیکھا جائے تو یہ اندر سے کھوکھلی، زوال پذیر اور تباہ حال شے کی مانند ہوتی ہے۔ حق کے اندر نشو و نما پانے کی صلاحیت ہوتی ہے اور بدی کو کھا جانے اور مٹا دینے کی روح کارفرما ہوتی ہے۔ حق کا وجود فی الحقیقت بدی کی موت ہوتا ہے۔ اس لئے بدی ہمیشہ کوشاں رہتی ہے کہ اپنے وجود کو قائم رکھے۔ کیونکہ حق اور بدی ایک ساتھ قائم نہیں رہ سکتے۔ اسی لئے بدی "قیام حق" کے خلاف اپنے تمام تر وسائل کو بروئے کار لاتی ہے لیکن انجام کار اپنے مقاصد کے حصول میں ناکام رہتی ہے اور خدائی وعدہ اپنی چمک دمک سے ایک عالم کو منور کرتا ہے جس سے دلوں کو تقویت ملتی ہے اور یہ خدائی وعدہ یوں ہے

اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّیْطٰنِ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ (مجادلہ)

(اور) سن رکھو کہ شیطان کا گروہ آخر گھاٹا پانے والا ہے۔

اور ہمیشہ سے خدا کی یہی سنت چلی آرہی ہے کہ حق کے مخالفین اہل اللہ کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے کیونکہ خدا کی تائید اور مدد و نصرت ان کے شامل حال ہوتی ہے۔ اس نصرت الٰہیہ کے نتیجہ میں روحیں آستانہ الوہیت پر مستانہ وار سجدہ ریز رہتی ہیں۔ ان سطور میں اس بات کی وضاحت کی جائے گی کہ حق کی مخالفت کرنے والوں کا کیا انجام ہوتا ہے؟ اس ضمن میں یہ واقعہ تحریر ہے۔

ابو رافعؓ جن کا اصل نام اسلم تھا وہ حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب کے غلام تھے۔ حضرت عباسؓ نے ان کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہبہ کر دیا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباسؓ کے قبولِ حق کے بارے میں سنا تو ابو رافعؓ کو آزاد کر دیا۔ ابو رافعؓ اپنے قبولِ حق اور ایک سخت معاندِ حق جو مخالفتِ دین میں کوئی لمحہ خالی نہیں جانے دیتا تھا۔ مراد ابو لہب سے ہے کے انجام کے بارے میں بیان فرماتے ہیں۔ ابو لہب کا اصل نام عبدالعزیٰ تھا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا تھا۔ مخالفت میں اوّل درجہ کا مخالف تھا اس کی دینِ حق سے دشمنی کا اندازہ اس ایک پہلو سے لگایا جا سکتا ہے کہ قرآن مجید نے اس کی بداعمالیوں کی بنا پر یوں گواہی دی ہے۔

تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَھَبٍ وَّ تَبَّ۔

ابو لہب کے دونوں ہاتھ شل ہو گئے اور وہ خود بھی شل ہو کر رہ گیا۔ (اللھب)

وہی ابو لہب جس کا چہرہ خدائے واحد کا نام سنتے ہی سرخ ہو جاتا اور جذبات و احساسات مجروح ہو جاتے وہی ابو لہب جو آنحضرتؐ کو ایذا دینے میں پیش پیش رہتا تھا بے بنیاد الزامات آپؐ کی ذاتِ اقدس پر لگایا کرتا تھا۔ تبلیغ میں روڑے اٹکاتا تھا۔ الغرض جس کے روز و شب آپؐ کی دشمنی میں گزارا کرتے تھے کیونکہ توحید سے اس کے خداؤں کی توہین ہوتی تھی۔ اس کے رسم و رواج پر زد پڑتی تھی اس کے غلط اعتقادات کی بیخ کنی ہوتی تھی وہ کب برداشت کر سکتا تھا۔ کہ مکہ کی گلیوں میں کوئی دینِ حق کا نام لے۔ وہ ہر اس شخص کا دشمن تھا جو زبان پر دینِ حق کا نام لاتا تھا۔ دشمنی میں وہ تمام اخلاقیات کو بالائے طاق رکھ چکا تھا۔ ان بداعمالیوں کی وجہ سے اب اس کا وجود ایک درس عبرت بننے والا تھا۔ اس کی ایذا رسانیوں سے کوئی بھی موحد محفوظ نہ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اس کا انجام دوسروں کو آج بھی درس عبرت دے رہا ہے۔ اور ان تمام کو دیتا چلا جائے گا جو بولہبی صفات اپنائیں گے۔ ابو رافعؓ بیان فرماتے ہیں کہ میں عباسؓ کا غلام تھا۔ دینِ حق عباسؓ کے خاندان میں داخل ہو چکا تھا۔ میں، ان کی زوجہ ام الفضلؓ اور عباسؓ دینِ حق قبول کر چکے تھے عباسؓ اپنی قوم کی مخالفت کی بناء پر دین چھپاتے تھے کیونکہ اس سے ان کے اس مال کو نقصان پہنچتا تھا۔ اگر وہ اپنا دین ظاہر کرتے جو ان کی قوم میں پھیلا ہوا تھا۔ میں ایک کمزور آدمی تھا۔ ایک حجرے میں پیالے بنایا کرتا تھا جنگ بدر کے نتیجے کے بارے میں اہل مکہ کو خبر ملی۔ تو ہم نے اپنے دلوں میں قوت و غلبہ محسوس کیا۔ میں اپنے حجرے میں بیٹھا پیالے بنا رہا تھا۔ ام الفضل میرے پاس بیٹھی تھیں۔ بدر کی فتح کی خبر سے ہم خوش تھے ابو لہب اچانک وہاں آگیا اور اس طرح بیٹھ گیا کہ اس کی پشت میری پیٹھ کی طرف تھی۔ وہاں اسے کسی نے اطلاع دی کہ ابو سفیان بن ہاشم آیا ہے۔ ابو لہب نے اسے پاس بلایا۔ ابو سفیان اس کے قریب بیٹھ گیا۔ باقی لوگ کھڑے رہے۔ ابو لہب نے پوچھا کہ بتاؤ "لوگوں کی کیا کیفیت تھی؟ اس نے جواب دیا۔ کہ واللہ کچھ نہ تھا ہم ایسی قوم کے حوالے ہوئے جو ہمیں قتل کرنے اور قید کرنے پر قادر تھی۔ ہم ایسے آدمیوں سے ملے جو ابلق گھوڑوں پر آسمان و زمین کے درمیان تھے۔ ان گھوڑوں کی مثال بیان نہیں ہو سکتی۔"

ابو رافعؓ فرماتے ہیں:۔

"میں نے کہا واللہ وہ ملائکہ تھے" یہ سنتے ہی ابو لہب نے بڑے زور سے میرے منہ پر اپنا ہاتھ مارا کہ میں اچھل کر اس پر گرا، وہ میرے سینہ پر چڑھ گیا اور مارنے لگا۔ میں کمزور تھا میری حالت دیکھ کر ام الفضلؓ نے ایک لکڑی کو لیا اور ایسے زور سے مارا کہ اس کے سر میں گہرا زخم پڑ گیا اور کہا "اس کا آقا موجود نہیں۔ تو اسے کمزور سمجھتا ہے۔ وہ یہ ضرب کھا کر کھڑا ہو گیا۔ ابو رافعؓ بیان کرتے ہیں کہ اس واقعہ کے بعد ابو لہب سات رات سے زیادہ زندہ نہ رہا۔ عدسہ کی متعدی بیماری کا شکار ہو گیا جس سے اس کی ہلاکت واقع ہوئی۔ اس کے دونوں بیٹوں نے دو یا تین دن تک اس طرح اس کو رکھ چھوڑا اور اس کو دفن نہ کرتے تھے یہاں تک کہ وہ گھر میں سڑ گیا۔ قریش مرض عدسہ کے متعدی ہونے سے پرہیز کرتے تھے کہ ایک شخص نے بیٹوں کو طعنہ دیا کہ تمہیں شرم نہیں آتی کہ تمہارا باپ گھر میں سڑ گیا ہے اور تم اسے دفن نہیں کرتے دونوں نے کہا کہ ہم اس زخم سے ڈرتے ہیں اس نے ساتھ دینے کا کہا۔ اتنا لوگوں نے لاش کو صرف اس طرح سے غسل دیا کہ دور سے پانی پھینک دیتے تھے۔ اور اسے چھوتے نہ تھے۔ پھر اسے لاد کر مکہ سے باہر ایک دیوار کی طرح دفن کیا اور پتھر ڈال کر اسے چھپا دیا۔

(ابن سعد حصہ چہارم اردو ترجمہ مہاجرین و انصار ص ۲۷-۲۲۶)

اللہ اللہ حق کی مخالفت کرنے والوں کا کس قدر بُرا انجام ہوتا ہے۔ بصیرت رکھنے والی آنکھ کے لئے یہ واقعہ درسِ عبرت ہے

ذرا غور فرمایئے کہ حق کا ساتھ دینے والوں کا نام پہلے اور آج بھی بلکہ آئندہ بھی بڑی عقیدت و احترام سے لیا جاتا ہے اور لیا جاتا رہے گا۔ ان کی قربانیاں ہمارے واسطے مشعل راہ ہیں۔ لیکن اس کے برعکس بدکردار انسانوں کا نام کن الفاظ میں لیا جاتا ہے تو دیکھئے کون سی تجارت نفع بخش ہے؟۔

ذکر الٰہی کس کو کہتے ہیں

ذکر کے معنے ہیں یاد کرنے کے ذکر اللہ کے یہ معنی ہوئے کہ خدا تعالیٰ کو یاد کرنا۔ پس اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کے طریق کو ذکر اللہ کہتے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی صفات کو سامنے رکھنا اور ان کو زبان سے بار بار یاد کرنا اور ان کا دل سے اقرار کرنا اور اس کی طاقتوں اور قدرتوں کا معائنہ کرنا ذکر اللہ ہے۔ (دعا بلم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شادی سے پہلے استخارہ کرنا بس ضروری ہے

حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں:۔

"مسئلہ ازدواج ایک اہم مسئلہ ہے اور اس کے متعلق صحیح انتخاب کرنا بہت مشکل امر ہے۔ انسان کا علم بہت ہی محدود ہے بلکہ ناقص ہے۔ بسا اوقات ایک شخص دوسرے شخص کے ساتھ برسوں رہتا ہے اور پھر بھی اس کا تجربہ اس کے اخلاق و اطوار کا صحیح اندازہ نہیں کر سکتا۔ ہمارے آقا محمد صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے اس مشکل کو آسان کرنے کے لئے ایک راہ بتائی ہے اور وہ دعا ہے۔ چونکہ اللہ تعالےٰ کی ذات ہی ہر ایک نفس کے متعلق کامل علم رکھتی ہے اور کوئی شے بھی آسمان و زمین میں اس کے علم سے پوشیدہ نہیں ہے اور وہ ذات پاک بہتر سمجھتی ہے کہ کون کون سے زوجین آپس میں مناسب اور بہتر ہیں۔ اور صرف یہی نہیں بلکہ وہ ذات اس پر بھی قادر ہے کہ غلط انتخاب کے بعد بھی اپنے فضل سے اپنی رحمت سے ایسے حالات پیدا کر دے جو مقصود حقیقی تک پہنچنے کے لئے ممد و مددگار ہوں۔ اس لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا ہے کہ شادی سے پہلے استخارہ کر لیا کریں۔ یعنی اللہ تعالےٰ کے حضور درد دل سے دعا کریں کہ وہ اپنے علم و رحمت و قدرت سے ایسی راہ کی طرف رہبری کرے جو سعادتِ دارین کا موجب ہو۔ اور اپنے ہر پہلو سے برکات رکھتی ہو۔" (خطباتِ محمود جلد سوم صـ۷۲)

تقریب رخصتانہ

خاکسار کی چچا زاد بہن عزیزہ مبارکہ عزیزیت مکرم ماسٹر محمد انور صاحب سکنہ نواں کوٹ پار ضلع شیخوپورہ کی تقریب رخصتانہ مورخہ ۴ نومبر ۸۴ء بروز اتوار انجام پائی۔ رخصتی سے قبل اسی روز عزیزہ موصوفہ کے نکاح کا اعلان عزیز رفیق احمد ابن مکرم چوہدری فقیر محمد صاحب آف حلقہ سول لائن لاہور کے ہمراہ خاکسار نے بعوض مبلغ دس ہزار روپے حق مہر کیا۔

عزیزہ مبارکہ عزیز محترم برادرم حکیم شیر محمد صاحب مرحوم آف نانوڈوگر ضلع شیخوپورہ کی پوتی ہیں۔ احباب جماعت رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کریں۔

(مقبول احمد ذبیح مربی سلسلہ ۱۹/۲ دارالعلوم غربی ربوہ)

ولادت

• ۔ خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ ۱۰ اکتوبر کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک! نومولود کا نام نعمان احمد تجویز کیا گیا ہے۔

نومولود مکرم صوبیدار حمید احمد خان صاحب مرحوم کا پوتا اور مکرم شیخ منظور الحق صاحب چک نمبر ۱۳۷/۹ ساہیوال کا نواسہ ہے۔ خاندان حضرت اقدس اور جماعت سے گزارش ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے دین حق پر قائم رکھے اور نیک بنائے۔ (آمین)

(حفیظ احمد خان۔ ہڈیارہ حال دارالصدر شرقی۔ ربوہ)

• ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۹ اکتوبر بروز اتوار خاکسار کے بیٹے عزیزم مبشر احمد طاہر صاحب مقیم جرمنی کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود بشیر احمد گورایہ گنج مغلپورہ لاہور کا نواسہ اور خاکسار کا پوتا ہے۔ حضور نے ازراہ شفقت بچے کا نام نوید اسلام طاہر تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے نومولود کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو نیک۔ خادم دین اور نافع الناس وجود بنائے۔ آمین۔

(چوہدری سراج الدین۔ دارالرحمت وسطی۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

(۱) میرے چچا مکرم عبدالعزیز صاحب ۲۵ ستمبر کو چک نمبر ۲۴ ای بی راستہ گگو میں تقریباً ۹۵ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ اگلے روز ۲۶ ستمبر کو محترم صوفی غلام محمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اسی دن بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی جہاں محترم مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے دعا کرائی۔

احباب کرام کی خدمت میں مرحوم کی بلندیٔ درجات کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالرحمٰن خان۔ ایجنٹ الفضل کوئٹہ)

درخواست ہائے دعا

• میرے بڑے لڑکے عطاء الکریم مبشر کو ایک حادثے کے نتیجہ میں آنکھ اور ناک پر بہت سخت چوٹیں آئی ہیں ایک اپریشن ہو چکا ہے دوسرا جلد ہوگا احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ عزیز کی مکمل صحتیابی اور درازیٔ عمر کے لیے دعا کریں۔

(اللہ دتہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کرتو ضلع شیخوپورہ)

• میری اہلیہ صاحبہ کا گلے کا اپریشن میو ہسپتال لاہور میں ہو رہا ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود اور احباب جماعت سے درخواستِ دعا ہے۔

(چوہدری سلطان احمد معلم وقفِ جدید کرتو ضلع شیخوپورہ)

• میری چھوٹی بہن عزیزہ فرحت انور گزشتہ دو ہفتہ سے زائد عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہے۔ احباب سے عزیزہ کی صحت یابی کے لیے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔ (ملک عابد انور خادم لاہور)

• برادرم مکرم نثار احمد صاحب طارق کے نومولود بیٹے عزیزم ناصر احمد آصف کو ہرنیا کی تکلیف ہو گئی ہے۔ اپریشن کے لیے راجپوتانہ ہسپتال حیدرآباد میں داخل ہے۔ احباب سے کامل شفایابی کے لیے دعاؤں کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(چوہدری ظفر مربی سلسلہ دارالذکر۔ لاہور)

• میری امی جان کافی عرصہ سے معدہ کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں کئی جگہ علاج کروایا ہے مگر فائدہ نہیں ہو رہا۔ نیز میری خالہ جان بیگم محترم بشیر احمد صاحب کو ڈیڑھ سال سے فالج کی وجہ سے بیمار ہیں۔ آج کل طبیعت زیادہ خراب ہے احباب جماعت سے ہر دو کے لیے دعا کی درخواست ہے۔ (مہر وسیم احمد شاہد ابن مہر نیاز احمد اعظم صاحب مرحوم)

ہمارے ایک مخلص موصی مکرم حاجی عبدالکریم صاحب وصیت نمبر ۱۱۹۴۰ چک ۹۶ جنوبی صریح تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد بعارضہ فالج بیمار ہیں اور بغرض علاج کراچی گئے ہوئے ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ شفائے کامل عطا فرمائے آمین

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

موصیان / موصیات لاہور توجہ فرمائیں

جماعت احمدیہ لاہور کے کسی موصی / موصیہ کو فارم اصل آمد تا حال نہ ملا ہو تو وہ مکرم عبدالمالک صاحب صدر مجلس موصیان جماعت احمدیہ لاہور سے حاصل کریں اور جلد پُر کروا کر واپس فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

جگ دے جائیں

خاکسار کے گھر سے کوئی صاحب سٹیل کا ایک جگ مانگ کر لے گئے ہیں مگر واپس کرنا بھول گئے ہیں۔ جو صاحب لے گئے ہوں براہ کرم واپس کر دیں۔ (شیخ عبدالخالق دارالبرکات ربوہ)

(بقیہ صفحہ ۴)

تعالیٰ کے وجود کو یکسر بھلا دیا جا چکا تھا انسان انسانیت سے نکل کر وحشت و بربریت کی پستیوں میں جا پڑا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک کامل نور لے کر آئے اور آپؐ نے نوع انسانی کو خدا تعالیٰ کے وجود سے دوبارہ روشناس کرایا اور آپؐ کے آنے سے دنیا میں جاء الحق و زھق الباطل کا خوبصورت سماں پیدا ہو گیا۔

بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی زمین و آسمان کا نور ہے۔ اور انبیاء علیہم السلام کو نوع انسانی کو نور حق سے روشناس کرانے کے لیے مبعوث کیا گیا لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات مظہر کامل ہونے کی بناء پر خدا تعالیٰ کے مجسم نور کی صورت میں دنیا پر ظاہر ہوئی۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو قرآن کریم میں سراج منیر اور سراج وہاج سے تشبیہ دی ہے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو کامل نور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا ہے وہ نہ کسی اور نبی کو دیا گیا اور نہ دنیا کی کسی اور چیز میں موجود تھا۔

(باقی)

قائدین مجالس و ناظمین اطفال:۔ ۳۰ نومبر تا ۹ دسمبر عشرہ وصولی وقف جدید دفتر اطفال منعقد کریں

سیکرٹری وقف جدید
اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ !

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر ہشتی مقبرہ میں پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل ۲۵۴۵۱

میں نصرت جہاں زوجہ چوہدری احسان اللہ صاحب ایڈووکیٹ قوم گورایہ پیشہ ٹیچر عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈوگری مسلم ۵.۵ بڈھا گورایہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۸۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۔ کانٹے ایک جوڑی بوزن ۷ ماشہ انگوٹھیاں ۲ عدد طلائی بوزن ۸ ماشہ طلائی چوڑیاں ۴ عدد وزن ۳ تولہ ۹ ماشہ ۵ ½ رتی کل طلائی زیور ۵ تولے ۵ ½ رتی مالیتی =/۱۰۰۰۰ روپے

۲۔ رہائشی پلاٹ برقبہ ۱۰ مرلہ ۱۵ واقع طاہر آباد مالیتی =/۱۲۰۰۰ روپے

حق مہر ۲ چوڑیاں طلائی بھی جو زیورات مندرجہ بالا میں شامل ہیں نقد =/۴۴۷۷ روپے

کل جائیداد مالیتی =/۲۶۴۷۷ روپے

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۶۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں اور مبلغ × روپے سالانہ آمد از جائیداد مندرجہ بالا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

— الاصیہ —

نصرت جہاں زوجہ چوہدری احسان اللہ صاحب ایڈووکیٹ - صدر بلڈنگ بدوملہی

گواہ شد ۱ چوہدری صدیق احمد گورایہ ولد چوہدری نواب دین صاحب ڈوگری مسلم ۵.۵ بڈھا گورایہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ حقیقی چچا موصیہ

- گواہ شد ۲ چوہدری رشید احمد گورایہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ عزیز پور ڈوگری تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

مسل ۲۵۴۵۲

میں عصمت بیگم زوجہ غلام احمد صاحب قوم سیال پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۵۲ ساکن حاجی پورہ سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ ۱/۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

حق مہر بذمہ خاوند -/۲۴۰۰ روپے

زیور طلائی بالیاں و لاکٹ بوزن دو تولے

مالیتی = -/۴۴۰۰ روپے

"میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں" اس وقت مجھے مبلغ -/۱۲۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں اور مبلغ × روپے سالانہ آمد از جائیداد مندرجہ بالا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی - اور اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

— الاصیہ —

عصمت بیگم زوجہ غلام احمد صاحب ۱۵/۲۸۶ گلی ٹھیکیداراں محلہ حاجی پورہ سیالکوٹ شہر

گواہ شد ۱ غلام احمد وصیت ۲۴۶۱۵

گواہ شد ۲ محمد سلیم پسر موصیہ

مسل ۲۵۴۵۳

میں آنسہ فضیلت بنت غلام احمد صاحب عرف شادی شدہ قوم سیال پیشہ خانہ داری عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ ۱/۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال جائیداد کوئی نہیں ہے۔

"میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔"

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں اور مبلغ × روپے سالانہ آمد از جائیداد مندرجہ بالا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

— الاصیہ —

آنسہ فضیلت بنت غلام احمد سیال مکان ۱۵/۲۸۶ گلی ٹھیکیداراں محلہ حاجی پورہ سیالکوٹ شہر

گواہ شد ۱ غلام احمد سیال والد موصیہ

وصیت ۲۴۶۱۵ حاجی پورہ سیالکوٹ شہر

گواہ شد ۲ پرویز احمد (برادر موصیہ) ولد غلام احمد صاحب حاجی پورہ سیالکوٹ شہر

مسل ۲۵۴۵۴

میں مسرت النساء بنت غلام احمد صاحب عرف شادی شدہ قوم سیال پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حاجی پورہ سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ ۱/۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال جائیداد کوئی نہیں ہے۔

"میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں"

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں اور مبلغ × روپے سالانہ آمد از جائیداد مندرجہ بالا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

— الاصیہ —

مسرت النساء بنت غلام احمد سیال صاحب مکان ۱۵/۲۸۶ گلی ٹھیکیداراں محلہ حاجی پورہ سیالکوٹ شہر۔

گواہ شد ۱ غلام احمد سیال والد موصیہ حاجی پورہ سیالکوٹ۔ گواہ شد ۲ پرویز احمد برادر موصیہ

مسل ۲۵۴۵۵

میں مدثر پروین بنت حکیم محمد اسلم صاحب عرف شادی شدہ قوم باجوہ پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مظفر پور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ ۱/۸۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال جائیداد کوئی نہیں ہے۔

"میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں"

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں اور مبلغ × روپے سالانہ آمد از جائیداد مندرجہ بالا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

— الاصیہ —

مدثر پروین بنت حکیم محمد اسلم صاحب باجوہ مظفر پور سیالکوٹ

گواہ شد ۱ حکیم محمد اسلم صاحب باجوہ مظفر پور سیالکوٹ وصیت نمبر ۲۲۰۸۷

گواہ شد ۲ حکیم مقصود احمد مظفر پور سیالکوٹ وصیت ۲۲۰۸۸

درخواست دعا

میرا چھوٹا بھائی عزیزم عبد اللطیف فرنیکفورٹ میں ایک ماہ قبل کار کے حادثہ میں شدید زخمی ہو گیا تھا۔ حادثہ میں عزیزم کا نچلا جبڑا اور ہنسلی کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ اب حالت قدرے بہتر ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ موصوف کو مکمل صحت عطا فرماوے اور پریشانیاں دور فرماوے (آمین)

(عبد الحلیم چوہدری گلی نمبر ۵۳ مکان نمبر ۹ باغبان پورہ لاہور)

تبدیلی نام

میری بیٹی عزیزہ سمیرا کنول طالبہ علم جماعت پنجم کا نام تبدیل کر کے سمیرا عطاء رکھا گیا ہے اب آئندہ سے اس کو اسی نام سے پکارا جائے اور لکھا جائے۔

(عطاء اللہ ڈار - والد سمیرا عطاء ۴/۳ ٹیکری ایریا - ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نماز کی شرائط پوری نہ ہونے پر نماز ترک کر دینا گناہ میں شامل ہے

شریعت کا حکم ہے کہ نماز کو اس کی شرائط کے مطابق ادا کرو لیکن مجبوری کی صورت میں نماز ترک کرنے کی اجازت نہیں:

سیدنا حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہٗ نماز کی ادائیگی کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

"اقامۃ الصلوٰۃ کے ایک معنے باقاعدگی سے نماز ادا کرنے کے ہیں کیونکہ قَامَ عَلَی الْاَمْرِ کے معنے کسی چیز پر ہمیشہ قائم رہنے کے ہیں پس یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ کے یہ معنے ہوئے کہ نماز میں ناغہ نہیں کرتے ایسی نماز جس میں ناغہ کیا جائے ..... نماز ہی نہیں کیونکہ نماز وقتی اعمال سے نہیں بلکہ اسی وقت مکمل عمل سمجھا جاتا ہے جبکہ توبہ یا بلوغت کے بعد کی پہلی نماز سے لے کر وفات سے پہلے کی آخری نماز تک اس فرض میں ناغہ نہ کیا جائے جو لوگ درمیان میں نماز چھوڑتے رہتے ہیں۔ ان کی سب نمازیں ہی رد ہو جاتی ہیں۔ پس ہر (شخص) کا فرض ہے کہ جب وہ بالغ ہو یا جب اسے اللہ تعالیٰ توفیق دے اسی وقت سے موت تک نماز کا ناغہ نہ کرے کیونکہ نماز خدا تعالیٰ کی زیارت کی قائم مقام ہے اور جو شخص اپنے محبوب کی زیارت سے گریز کرتا ہے وہ اپنے عشق کے دعوی کے خلاف خود ہی ڈگری دیتا ہے۔

دوسرے معنے اقامہ کے اعتدال اور درستی کے ہیں ان معنوں کے رو سے یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ کے یہ معنے ہیں کہ متقی نماز کو اس کی ظاہری شرائط کے مطابق ادا کرتے ہیں اور اس کے لئے جو قواعد مقرر کئے گئے ہیں ان کو توڑتے نہیں مثلاً تندرستی میں یا پانی کی موجودگی میں وضو کر کے نماز پڑھتے ہیں اور وضو بھی ٹھیک طرح ان شرائط کے مطابق ادا کرتے ہیں جو اس کے لئے شریعت نے مقرر کی ہیں۔ اسی طرح صحیح اوقات میں نماز ادا کرتے ہیں۔ نماز میں قیام۔ رکوع۔ سجدہ۔ قعدہ کو عمدگی سے ادا کرتے ہیں۔ مقررہ عبادات۔ دعائیں اور تلاوت اپنے اپنے موقع پر اچھی طرح اور عمدگی سے پڑھتے ہیں۔ غرض تمام ظاہری شرائط کا خیال رکھتے اور انہیں اچھی طرح بجا لاتے ہیں۔

اس جگہ یاد رکھنا چاہیئے کہ گو شریعت کا حکم ہے کہ نماز کو اس کی مقررہ شرائط کے ماتحت ادا کیا جائے مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ جب مجبوری ہو اور شرائط پوری نہ ہوتی ہوں تو نماز کو ترک ہی کر دے نماز بہرحال شرائط سے مقدم ہے۔ اگر کسی کو صاف کپڑا میسر نہ ہو تو وہ گندے کپڑوں میں ہی نماز پڑھ سکتا ہے خصوصاً وہم کی بنا پر نماز کا ترک کرنا تو بالکل غیر معقول ہے جیسا کہ ہمارے ملک میں کئی عورتیں اس وجہ سے نماز ترک کر دیتی ہیں کہ بچوں کی وجہ سے کپڑے مشتبہ ہیں اور کئی مسافر نماز ترک کر دیتے ہیں کہ سفر میں طہارت کامل نہیں ہو سکتی یہ سب شیطانی وساوس ہیں۔

"لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا" (البقرہ ع ۲۰)

الٰہی حکم ہے۔ جب تک شرائط کا پورا کرنا اختیار میں ہو ان کے ترک میں گناہ ہے لیکن جب شرائط پوری کی ہی نہ جا سکتی ہوں تو ان کے میسر نہ آنے کی وجہ سے نماز کا ترک کرنا گناہ ہے۔ اور ایسا شخص معذور نہیں بلکہ نماز کا تارک سمجھا جائے گا پس اس بارہ میں ..... خاص طور پر ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔"

(تفسیر کبیر تفسیر سورۃ بقرہ رکوع اول)

مجالس انصار اللہ کی فوری توجہ کے لئے

(۱) تمام مجالس میں حسب قاعدہ نائب ناظم / منتظم / نائب زعیم تحریک جدید کا تقرر کر کے مرکز سے منظوری حاصل کریں۔

(۲) مقامی سیکرٹری صاحب تحریک جدید سے اراکین انصار اللہ کے وعدہ جات کا ریکارڈ حاصل کریں

(۳) تمام انصار کو معیاری وعدوں کے ساتھ تحریک جدید میں شامل کریں

(۴) تمام انصار کوشش کریں کہ ان کی ساری اولاد اس بابرکت تحریک میں شامل ہو۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

قسط نمبر ۶

دعائیہ فہرست

ننھی مجاہدات وقف جدید دفتر اطفال ناصرات الاحمدیہ یو

دارالعلوم جنوبی:۔ عزیزہ کاشفہ۔ عزیزہ آنسہ۔ منصورہ طلعت۔ دارالرحمت غربی:۔ فائقہ۔ نولہ۔ رضیہ صادقہ۔ منصورہ ظفر۔ نیلوفر۔ دارالرحمت وسطی ۲ فرزانہ۔ فرحانہ قریشی۔ امۃ البصیر بھٹی۔ بشریٰ رومی۔ فریدہ انور۔ عائشہ بشریٰ۔ فاکہہ دارالعلوم غربی:۔ شازیہ ہما۔ طاہرہ سلطانہ۔ محمودہ فردوس، طاہرہ خان۔ رخسانہ کوثر امۃ الصمد۔ شازیہ کوثر۔ بشریٰ طلعت۔ فرح دیبا۔ امۃ الواسع عزیز۔ دارالصدر شرقی ۱:۔ قدرت عائشہ۔ بدر النساء۔ عافیہ۔ دارالصدر شرقی ۲:۔ مریم ناصر مدثرہ ناز۔ عفیفہ سمیع۔ دارالصدر جنوبی ۱:۔ قرۃ العین۔ بشریٰ صدیقہ۔ دارالیمن غربی۔ منیبہ ناصر۔ انیلہ شمیم، مسعودہ ناصر۔ دارالرحمت شرقی ۱:۔ شازیہ منصور۔ امۃ الوحید شگفتہ / احسان منصور۔ شمع ناز۔ دارالصدر غربی ۱ امۃ النصیر۔ مبارکہ بشریٰ۔ دارالصدر غربی ۲:۔ عائشہ صدیقہ۔ خالدہ نصرت۔ عطیۃ الحی۔ ناصر آباد:۔ شفیقہ زرین۔ دارالرحمت وسطی ۱:۔ حمیرہ سعدیہ عائشہ باجوہ۔ عطیۃ النصیر۔ عائشہ قمر۔ شاہدہ پروین۔

(سیکرٹری وقف جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

ہر چیز نئی بالکل نئی
اونے پونے دام
باقی شاہ جی کا کام
شامیانے، قناتیں، کراکری، کرسی
آپ کے پرانے خدمت گزار
شاہ جی ٹینٹ سروس
:۔ اقصیٰ چوک۔ کالج روڈ ربوہ :۔

ضروری اطلاع
اقصیٰ چوک ربوہ میں حضرت حکیم نظام جان مرحوم کے مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ) پر حکیم محمود احمد صاحب باقاعدگی سے خدمت کیلئے حاضر ہوتے ہیں
زیر نگرانی
حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان

برائلر مرغ دستیاب ہے
ہمارے پولٹری فارم میں کثیر تعداد میں برائلر مرغ دستیاب ہے۔ خواہشمند احباب رابطہ قائم کریں:
عبدالباقی قریشی و طارق بٹ مرغ فروش
رحمت بازار۔ ربوہ